معرکۂ حق وباطل میں اپنی جان بچالینا منافقت کا انتہائی درجہ ہے

فرمانِ عام واجبُ الاذعان

امیرالمؤمنین، مجددالملۃ والدین، محیی السنن ماحی البدع والفتن ، المجاہد فی سبیل اللہ، شہادت جاہ، سیادت پناہ، قیادت پائیگاہ، امامت بارگاہ

مولانا الامام الھمام سیدنا **سید احمد** شہید رحمتہ اللہ علیہ

پروردگار کا بندہ، سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا خادم، کل مسلمانوں کا خیر خواہ، امیر المومنین کے لقب سے پہچانا جانے والا یہ فقیر گزارش کرتا ہے کہ تمام مسلمانوں کے لیے یہ ایک عام اعلان ہے۔ خواہ وہ بڑے علماء ہوں خواہ غریب عوام، خواہ حاکم ہوں یا فقیر۔

محترم بھائیو! اس دنیا کے خالق نے انسانوں کی زندگی کا مقصد یہ متعین کیا ہے کہ وہ رب کی عبادت کریں اور سیدِ عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہو جائیں۔ نہ کہ کھیل کود کریں اور ناچ ورنگ میں ڈوبے رہیں۔ اصل کمال تو خداوند ذوالجلال کی رضا حاصل کرنا ہے نہ کہ شان وشوکت کے حصول کی کوشش، بڑے مراتب کا حصول، ہوا اور ہوس کی کثرت، مال واسباب اور خزانوں کی وسعت وغیرہ۔ سعادتوں کی پونجی اور دونوں جہاں کا آرام اللہ تعالیٰ کے حضور میں جاہ وجلال کے درجے حاصل کرنا ہے نہ کہ ہم عصروں میں شان اور نام پیدا کرنا۔ عبادت گزار بندوں کا طریقہ یہی ہے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے رہیں اور ہر وقت خالق کی رضا جوئی میں مصروف رہیں۔ ہزار دل وجان کے ساتھ اپنے رب کی محبت کے متلاشی رہیں اور ہر محبوب کی محبت پر اس کی محبت کو ترجیح دیں اور ہر مطلوب سے بڑھ کر اس کی طلب رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبّاً لِّلَّهِ (البقرۃ:۱۶۵)﴾

''کچھ لوگ ایسے ہیں جنھوں نے اللہ کے سوا اوروں کو اس وحدہ لاشریک کا ہمسر ٹھہرا رکھا ہے وہ ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی محبت اللہ سے کرنی چاہیے، جبکہ ایمان والے وہ ہیں جو ہر شے سے زیادہ شدید محبت اللہ سے کرتے ہیں''۔

لیکن یہ مرتبہ اخلاص حاصل کرنا اور اس آیت کے تقاضوں پر کما حقہ عمل کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔

البتہ جو خاص وعام بھی دین اسلام سے تعلق رکھتا ہو، اتنا بہر حال اس کے ذمے ہے کہ جس وقت نور وظلمت میں جھگڑا ہو رہا ہو، کفر واسلام میں مقابلہ جاری ہو، تو وہ ایمانی غیرت سے کام لے اور حمیت اسلامی پر چلے۔

جوکوئی ایسے حالات میں بھی اپنی جان حق کے لیے پیش نہ کرسکے اس نے بے شک منافقت کا انتہائی درجہ اختیار کرلیا۔

جس نے اس صورت میں بھی دین کی تائید نہ کی اس نے بلاشبہ رب العالمین کی مخالفت کا داغ اپنے فسادی ماتھے پر لگوالیا۔

جوکوئی اس موقع پر بھی معرکے سے غائب رہا، یقیناً اس کا ایمان خطرے میں پڑ گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنّما یستأذِنُک الّذین لایؤمنون باللّٰہ والیوم الأخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یتردّدون (التوبہ:۴۵)﴾

”تجھ سے (معرکے سے ہٹ کر بیٹھے رہنے کی) اجازت طلب کرنے والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑ گئے ہیں، تو اپنے شک کی حالت میں متردد ہو رہے ہیں“

(”سید احمد شہید اور ان کی تحریک مجاہدین“، از ڈاکٹر صادق حسین، ص:۸۵۰، عنوان: اعلامِ عام از جانب امیر المومنین سید احمد صاحب)

☆......☆......☆

مرزا محمد حسن چغتائی رحمۃ اللہ علیہ

ابن امیر شریعت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

(یوم وفات: ۲۳؍ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

بخاری کے فرزند بُوذر کو دیکھو　　شجاعت کا پیکر، سیاست کا ماہر
علومِ شریعت کا رہوار ہے وہ　　وجاہت بزرگوں کی چہرہ سے ظاہر
خطابت میں اُس کا نہیں کوئی ثانی　　اثر اُس کا ایسا کہ جیسے ہو ساحر
بتِ کادیانی کا وہ سخت دشمن　　کہ ہیبت سے اُس کی ہے لرزندہ ناصر (۱)
روایاتِ احرار کا ہے امیں وہ　　رگوں میں ہے اس کی رواں خونِ طاہر
صحابہ کے دشمن ہوں یا اہلِ بدعت
سبھی اس کی یلغار سے مردہ خاطر

(۱) مرزا قادیانی کا تیسرا جانشین موسیو مرزا ناصر علیہ ماعلیہ